کوئی سیر بھر تاریک ٹکڑا اچلا آرہا ہے جسے نہ کوئی دیکھتا ہے، نہ پہچانتا ہے۔ ہماری کسی بات کو چاہیں تو اغیار ہی اچھالیں اور کوئی سی شکل دے کر اچھالیں۔ پھر ہم اپنی خبر انہی سے لے کر اپنے ہاں اسے اچھائی اور سچائی کا معیار بنا لیتے ہیں۔

پروپیگنڈا کے اس طلسماتی مقنی ایٹر کے خلاف زینی صاحب نے اس ضرورت پر شدید زور دیا ہے کہ مسلمانانِ عالم کو اپنی طاقت ور اور موثر مشینری وضع کرنی چاہیے (ویسے ذرا ARABIA کا حشر بھی سامنے رہے!) اور اس کے لیے اسلام کے واضح کردہ اصولِ صحافت، کلمۂ حق، آوازۂ ضمیر اور شہادتِ حق کے اصول اور پھر خبر رسانی و خبر بیانی کے متعلق پورا نظامِ اخلاق انہوں نے بیان کر دیا ہے۔

تمام صحافی، طلبائے صحافت، سیاسی لوگ، عام ذی شعور نوجوان سبھی اس کتاب کو پڑھیں جس کی بعض عبارات تو ادبی لحاظ سے بھی شاہکار ہیں۔

مسلم نشأۃِ ثانیہ؟ | جناب ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صدیقی۔ ناشر: مطبوعاتِ جاوید، بی ۴۳۱، بلاک ۱۳- فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ اچھی طباعت، سفید کاغذ پر، ضخامت ۱۸۵ صفحات، اچھی سفید سادہ جلد۔ قیمت: ۴۲/- روپے۔

آسمانِ قلم و اشاعت پر ایک دلکش کتاب کا ستارہ چمکا ہے۔ مصنف کی خدمت میں مبارک باد!

میرا اس کتاب کو پڑھتے ہوئے یہ جی چاہتا تھا کہ اس کے صفحے اور پیرے تبصرے میں لکھ دوں گا۔ مگر اتنی مجال کہاں! اب مختصراً یہ کہتا ہوں کہ ہماری چودہ سو سالہ داستان ہے رفعت و سرفگندگی کی — "ایسی بلندی، ایسی پستی"! مگر یہ باندازِ نوحہ و مرثیہ نہیں، نہ بہ طرزِ اظہارِ کبر و تفاخر۔ یہ کتاب تو حوصلوں کو بلند کرنے والی، طلسمِ ہیچ مندی سے نکالنے والی، ہماری تہذیب کا اصل چہرۂ درخشاں دکھانے والی اور ہمارے ہاں سائنسی ترقیوں کے پھریرے اڑانے کے دورِ رفتہ کو سامنے رکھ کر یہ یقین دلانے والی ہے کہ یہ تمہی تو تھے جنہوں